© rasailojaraid.com

درسِ حدیث

جناب پروفیسر مقبول احمد قاسمی

اس سے پہلے اذان اور اقامت کے الفاظ کے بارہ میں تفصیلی معروضات پیش کی جا چکی ہیں اور یہ بات مبرھن کی جا چکی ہے کہ آذان و اقامت کے بارہ میں صحیح ترین مسلک یہ ہی ہے کہ آذان دہری اور اقامت اکہری کہی جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن خاص حضرت بلال رضی اللہ عنہ، کی یہی آذان تھی اور یہ ہی اقامت علماء امت کی اکثریت کا بھی یہ ہی مسلک ہے اور عالم اسلام میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں۔

ھو مذھب اکثر علماء الامصار وجری به العمل فی الحرمین والحجاز و بلاد الشام و یمن و دیار مصر و نواحی المغرب الی اقصیٰ حجر من بلاد الاسلام وھو قول الحسن البصری و مکحول والزھری و مالک والاوزاعی والشافعی و احمد بن حنبل و اسحاق بن راھویه وغیرھم و کذالک حکاہ سعد القرظ فکان یفرد الاقامة ولم یزل ولد ابی محذورہ وھم الذین یلون الاذان یفردون الاقامة ویحکونه عن جدھم (تھذیب)

ترجمہ:۔ دنیا کے اکثر علماء کا یہی مسلک اور حرمین، حجاز، بلاد شام، یمن، دیار مصر، نواحی مغرب اور دوسرے اسلامی ممالک کے شہروں میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام حسن بصری، مکحول، زہری، مالک، اوزاعی، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا یہ ہی مسلک ہے۔ حضرت سعد قرظی نے بھی یہی بیان کیا ہے اور وہ اقامت اکہری ہی کہتے تھے۔ ابو محذورہ کی اولاد جو مکہ میں اذان دیا کرتے تھے وہ بھی اکہاری اقامت ہی کہتے تھے۔ اور ابو محذورہ سے بھی ایسا ہی نقل کرتے تھے۔

سعد قرظی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ کی حیاتِ مبارکہ میں مسجد قباء میں اذان دیا کرتے تھے۔ آپ کی رحلت کے بعد جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ، ملک شام چلے گئے تو ان کے بعد مسجد نبوی کے یہی موذن مقرر ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں قباء اور مدینہ میں اقامت اکہری ہی کہی جاتی تھی اور اس وقت کے مشہور موذن بلال رضی اللہ عنہ، اور سعد قرظی رضی اللہ عنہ، اقامت اکہری ہی کہا کرتے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شیعہ کی آذان ، اہلِ تشیع کے علماء متاخرین نے جو اذان مقرر فرمائی ہے اور جو آذان آجکل عموماً ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے ۔ وہ محرف اور تبدیل شدہ آذان ہے جس کا ثبوت اہلِ تشیع کی کتب صحاح سے نہیں ملتا ۔ جس طرح اہل سنت کی کتاب صحاح ستہ ہیں اسی طرح شیعہ حضرات کی بھی صحاح اربعہ ہے ان صحاح اربعہ میں سے ایک اہم اور صحیح ترین کتاب من لا یحضرہ الفقیہ ہے جس کے مصنف ابو جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی ہیں ۔ موصوف کی وفات ۳۸۱ ھ میں ہوتی ہے ۔ اپ اپنی کتاب میں پہلے اس آذان کا ذکر فرماتے ہیں جو بقول ان کے امام عبداللہ سے ماثور ہے اور پھر مروجہ شیعی آذان کے متعلق اپنی رائے کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

روی ابوبکر الحضرمی وکلیب الاسدی عبداللہ علیہ اسلام انہ حکی لھما الا آذان فقال

الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر

اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ

اشھد ان محمداً رسول اللہ اشھد ان محمداً رسول اللہ

حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح

حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل

الله اکبر الله اکبر لا الہ الا اللہ

والاقامۃ کذالک ولا باس ان یقول فی صلوٰۃ الغداۃ علی اثر حی علی خیر العمل الصلوٰۃ خیر من النوم مرتین للتقیۃ ۔

ترجمہ :- ابوبکر حضرمی اور کلیب اسدی بتاتے ہیں کہ امام عبداللہ نے انہیں یہ آذان بتلائی اور اسی طرح اقامت بتائی ۔ اور یہ کہ صبح کی نماز میں حی علی خیر العمل کے بعد اگر بطور تقیہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہہ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ۔

امام موصوف کی طرف قمی کی اس منسوب کردہ آذان میں اور اہلِ سنت کی آذان میں صرف حی علی خیر العمل کے الفاظ کا فرق ہے ۔ باقی پوری اذان اہلِ سنت کی طرح ہے ۔ لیکن اس موقع پر ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اہلِ تشیع کی وہ اذان جس میں محمد وآل محمد ، علی ولی اللہ ، امیرالمومنین وغیرہ کے الفاظ پائے جاتے ہیں تو پھر ان الفاظ سے بھرپور آذان کہاں سے آگئی ۔ جب ان الفاظ کا امام عبداللہ سے ثبوت نہیں تو پھر ان الفاظ کا اضافہ کیوں ہوا اور کس نے کیا ۔ اس سوال کا جواب بھی ابوجعفر قمی نے خود ہی دیا ہے ، وہ فرماتے ہیں کہ جو آذان اوپر بیان ہو چکی ہے وہی صحیح اذان ہے اور اس میں کمی بیشی نہیں کی جا سکتی ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن مفوضہ فرقہ نے خدا ان پر لعنت کرے بعض ایسے روایات گھڑلیں جن میں آذان کے الفاظ کا اضافہ کر دیا گیا کہ دو مرتبہ محمد و آل محمد خیر البریۃ کہا جائے بعض روایات میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ شہادتین کے بعد اشہدان علیاً ولی اللہ دو مرتبہ کہا جائے بعض نے ان الفاظ کے بدلے ان علیا امیر المومنین حقاً کا اضافہ کیا۔"

اس بیان کے بعد قمی لکھتے ہیں ۔

ولا شك فی ان علیا ولی اللہ وانہ امیر المومنین حقاً وان محمداً وآلہ صلوات اللہ علیہم خیر البریۃ لکن لیس ذالك فی اصل الاذان وانما ذکرت ذالك لیعرف بھذہ الزیادۃ المتھمون بالتفویض المدلسون انفسھم فی مجلتنا۔ ج ۱ ص ۱۸۸ ۔

ترجمہ :۔ بلاشبہ علی ولی اللہ اور امیر المومنین ہیں ۔ اور محمد اور آل محمد صلوات اللہ علیہم کائنات میں افضل ترین ہیں لیکن الفاظ اصل اذان میں نہیں ہیں ۔ یہ بات میں نے اس لیے بتائی ہے تاکہ جن لوگوں پر تفویض کی تہمت ہے اور جو مکاری سے خود کو ہم میں شمار کرتے ہیں ان کا پتہ چل جائے ۔"

ابو جعفر قمی کی اس عبارت سے یہ بات صاف طور پر ظاہر ہو گئی کہ ولی اللہ ، وصی اللہ ، امیر المومنین محمد و آل محمد والے الفاظ پر مشتمل اذان ائمہ شیعہ سے ثابت نہیں اور یہ کارستانی مفوضہ فرقہ کی ہے جس پر لعنت کی بد دعا خود ابو جعفر قمی نے کی ہے ۔ یہ مفوضہ کون تھے ؟ جنہوں نے آذان کا حلیہ بگاڑا جس طرح اہلِ سنت میں مختلف فرقے ہیں اسی طرح اہلِ تشیع میں بھی بہت سے فرقے ہیں ۔ جن کی تعداد ۲۲ کے قریب ہے ۔ ان کا آپس میں اصولی اختلاف ہے اور ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگاتے رہتے ہیں ۔ ان بائیس شیعہ فرقوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔

غالی ، زیدیہ ، امامیہ ان فرقوں میں سے ایک مفوضہ ہے ۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور اس کے بعد تمام کائنات کی تخلیق ان کے سپرد کر دی ۔ ان میں سے ہی پھر ایک گروہ ایسا ہے جو یہ کہتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ علیہ کو پیدا فرمایا تو خود فارغ ہو کر بیٹھ گیا اور تمام کائنات کی تخلیق اس نے علیؓ کے سپرد کر دی ۔ یہ فرقہ ہے جسے مفوضہ کہا جاتا ہے ۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ کائنات کی تخلیق حضرت محمدؐ یا حضرت علیؓ نے کی ہے ۔ اب جن لوگوں کا یہ پلید عقیدہ ہو اگر انھوں نے اذان میں صرف ولی اللہ اور وصی اللہ کے الفاظ ہی بڑھائیں ہیں تو ان کی بڑی کرم نوازی

باقی صفحہ [illegible]

© rasailojaraid.com